

بچے کا عقیدہ والدین کے علاوہ کون کون کر سکتا ہے؟

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-2765

تاریخ اجراء: 25 ذیقعدہ المحرم 1445ھ / 03 جون 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ ایک بچے کے والدین کے پاس پیسے نہیں ہیں تو ان کا کوئی رشتے دار اس بچے کی طرف سے عقیدہ کر سکتا ہے یا والدین کا خود عقیدہ کرنا ضروری ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سب سے پہلے یہ ذہن نشین رہے کہ عقیدہ کرنا واجب نہیں اگر کوئی نہ کرے تو گنہگار نہیں ہوگا، بلکہ بچہ ہو یا بچی اس کا عقیدہ کرنا مستحب ہے، اس میں افضل یہ ہے کہ اس کی پیدائش کے ساتویں دن اس کا نام رکھا جائے، اور اسی دن اس کا عقیدہ کیا جائے۔

نیز اگر والدین کے پاس پیسے نہیں ہیں کہ وہ عقیدہ کر سکیں یا پیسے موجود ہیں لیکن کوئی اور رشتے دار عقیدہ کرنا چاہتا ہے تو والدین کی رضامندی سے کوئی دوسرا رشتے دار جیسے دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہ بچے کی طرف سے عقیدہ کر سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیدہ کیا تھا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے نانا جان تھے۔ لہذا والدین کے علاوہ کوئی دوسرا رشتے دار بھی بچے کی طرف سے عقیدہ کر سکتا ہے۔

چنانچہ سنن ابوداؤد شریف میں ہے: ”عن ابن عباس: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم علق عن الحسن والحسين كبشاً كبشاً“ ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے بطور عقیدہ ایک ایک مینڈھا ذبح کیا۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الضحایا، حدیث: 2841، ص 360، دارالاحضارۃ)

بہار شریعت میں ہے: ”حنفیہ کے نزدیک عقیدہ مباح و مستحب ہے۔“ (بہار شریعت، ج 03، حصہ 15، ص 355، مکتبہ

المدینہ)

بہار شریعت میں ہے: ”عقیقہ کے لیے ساتواں دن بہتر ہے اور ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں، سنت ادا ہو جائے گی۔“ (بہار شریعت، ج 03، حصہ 15، ص 356، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ



Darul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.daruliftaahlesunnat.net



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net